



رسول اللہ ﷺ میں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں سے منع فرمایا تھا

براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے جواب میں "یرحمک اللہ" کہنے، قسم (یا قسم کھانے والے کی قسم) کو پورا کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے اور سلام پھیلانے کا حکم فرمایا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھیوں سے- یاسونے کیانگوٹھیاں پہننے سے-، چاندی کے برتن میں پینے سے، 'میٹر' (کجاوے کے اوپر کے ریشمی گدے) اور 'قسی' (قس نامی مصری بستی کی طرف منسوب ریشمی کپڑے) کے استعمال کرنے سے اور ریشم، 'استبرق' (دیباج سے زیادہ دبیز اور موٹن ریشمی کپڑا) اور 'دیباج' (باریک ریشمی کپڑا) پہننے سے منع فرمایا تھا۔

[صحیح] [متفق علیہ]

نبی کریم ﷺ کو دنیا میں اس مقصد سے مبعوث کیا گیا کہ آپ اعلیٰ اخلاق کی تکمیل فرمادیں؛ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ ہر طرح کے اعلیٰ و عظیم اخلاق و اعمال کی ترغیب فرماتے اور ہر قبیح و ناشائستہ اخلاق و اعمال سے منع فرمایا کرتے۔ آپ ﷺ نے انہی اوامر میں سے کچھ اشیا کا ذکر اس حدیث میں فرمایا ہے کہ ان میں سے پہلا یہ ہے کہ مریض کی عیادت کی جائے جو درحقیقت ایک اسلامی حق کی ادائیگی، اس قدر راحت رسانی اور اس کے حق میں دعائے عبارت ہے دوسرا یہ ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلا جائے؛ کیوں کہ یہ جنازہ کے پیچھے چلنے والے کے لیے اجر و ثواب، میت کے حق میں دعا، اللہ قبور کے حق میں سلام، وعظ و نصیحت اور عبرت و سبق آموزی وغیرہ پر مشتمل ہے تیسرا یہ ہے کہ چھینکنے والے کے "الحمد للہ" کہنے کے جواب میں "یرحمک اللہ" کہنا جائے چوتھا یہ قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا جب وہ تمہیں (قسم دے کر) کسی کام کے لیے بلائے اور اس کی قسم پوری کرنے میں تمہیں کسی طرح کا نقصان نہ ہو، تو اس کی قسم کو پوری کر دو؛ تاکہ وہ قسم کا کفارہ ادا کرنے پر مجبور نہ ہو جائے اس کی دعوت پر لبیک کہنے سے منع ہے؛ کیوں کہ اس کی دل جمعی کا سامان کر دو پانچواں یہ ہے کہ مظلوم کی ظالم کے خلاف مدد کی جائے؛ کیوں کہ اس عمل میں ظلم کا تدارک، ظالم کو اس کی دست درازیوں سے روکنا، اس کو ایذا رسانی سے باز رکھنا، منکر و برائی سے منع کرنا، جیسے امور شامل ہیں چھٹا امر ہے دعوت دینے والے کی دعوت پر لبیک کہنا؛ کیوں کہ دعوت قبول کرنا دراصل دلوں میں قربت پیدا کرنے اور شکوک و شبہات سے پاک رکھنے کا ایک ذریعہ ہے اور اس سے باز رہنے کی صورت میں احساس بے گانگی اور باہمی نفرت انگیزیاں پروان چڑھتی ہیں دعوت اگر شادی کی ہو، تو اس کا قبول کرنا واجب ہے اور دیگر دعوتوں کا قبول کرنا مستحب ہے ساتواں امر یہ ہے کہ سلام کو عام کیا جائے یہ دراصل ہر کس و ناکس کے لیے سلامتی کا اعلان و اظہار، سنت کی تعمیل، مسلمانوں کی ایک دوسرے کے حق میں سلامتی کی دعا اور محبت و یگانگت پیدا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے اس حدیث میں جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ مرد حضرات سونے کی انگوٹھیاں نہ پہنیں؛ کیوں کہ اس سے نسوانیت و زنانہ پن کی طرف میلان اور مردانگی کی نفی ہوتی ہے دوسری یہ ہے کہ چاندی کے برتن میں نہ پیا جائے؛ کیوں کہ اس میں مال کی تباہی اور تکبر کا اظہار ہے اور جب ان برتنوں میں پینے سے روک دیا گیا، جو انسانی زندگی کی اہم ضرورت ہے، تو مابقی دیگر تمام استعمالات میں یہ ممانعت اور حرمت بدرجہ اولیٰ ثابت ہوتی ہے تیسری یہ ہے کہ میاثر (زین یا کجاوے کے اوپر ریشم کا گدا)، قسی (مصر کے قس نامی ایک دیہات سے منسوب اور اطراف مصر میں تیار کیا جانے والا ایک کپڑا، جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے)، حریر (ریشمی لباس)، دیباج (باریک ریشمی کپڑا) اور استبرق (دیباج سے زیادہ دبیز اور موٹا ریشمی کپڑا) جیسے ریشمی لباس کی تمام انواع کو مردوں کے لیے حرام قرار دیا گیا؛ کیوں کہ ملبوسات

کی یہ تمام انواع، انسانی مزاج میں سستی اور عیش پرستی پیدا کرتی ہیں اور یہ دونوں چیزیں مزاج میں جمود و تعطل اور بے راہی کا سبب بنتی ہیں، جب کہ مردوں کی مردانگی کا تقاضا یہ ہے کہ وہ چاق و چوبند رہیں اور جفاکشی اور اولو العزمی کی صفات کے حامل ہوں؛ تاکہ اپنے دین، اپنے اولاد و عیال اور اپنے وطن کے دفاعی فرائض کی انجام دہی میں ہمیشہ کمر بستہ رہیں۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/2944>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

